دوسرا مقالہ خود اکاڈمی کے صدر جناب مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب کا ہے۔ جس میں جناب موصوف نے جدید مشاہداتِ فلکی اور ان کے نتائج و ثمرات پر بحث کرنے کے بعد اس پر گفتگو کی ہے کہ کیا سیاروں میں زندگی کے امکانات پائے جاتے ہیں۔ یہ پورا مقالہ خالص فنی ہے اور "عالمِ بالا" سے تعلق رکھتا ہے جو لوگ عالمِ بالا کے سخن فہم ہیں ان کے لئے اس مقالہ کا مطالعہ نہایت دلچسپی اور اضافۂ معلومات کا سبب ہوگا۔ ان دونوں مقالات کے علاوہ "فیروز شاہ بہمنی" از عبدالمجید صاحب صدیقی "جاہلیت عرب کے معاشی نظام کا اثر پہلی مملکتِ اسلامیہ کے قیام پر" از ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب "کامیاب زندگی کا قرآنی تصور" از ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب "اقبال کا نظریۂ زمان و مکان" از ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی "انسانوں اور جانوروں کا اکتساب" از ڈی۔ ڈی شنڈارکر صاحب۔ یہ سب مقالے اپنے اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت اہم مفید اور پر از معلومات ہیں جن سے مختلف علوم و فنون کے طلبا خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ضرورۃ القرآن | از مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب تقطیع خورد ضخامت ۱۷۶ صفحات طباعت و کتابت اور کاغذ بہتر قیمت درج نہیں پتہ:۔ دار الاشاعت والتبلیغ شمس آباد ضلع اٹک (پنجاب)

فاضل مصنف نے قرآن مجید کی ضرورت ثابت کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے زیر تبصرہ کتاب اس کی جلد اول ہے۔ اس میں مختلف علمی، تاریخی اور کلامی مباحث کی روشنی میں عقلی و نقلی دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ رسولؐ کی ضرورت کیوں ہے؟ رسول کون ہو سکتا ہے؟ اس کے اوصاف و صفات کیا ہونے چاہئیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں خاتم النبیین ہیں؟ آپ کا لایا ہوا دین اسلام ہی کیوں تمام ادیان میں سب سے زیادہ سچا۔ دین حق اور جامع و کافل جمیع حسناتِ ارضی و سماوی ہے؟ پھر ایک کتاب الٰہی کی ضرورت کو ثابت کر کے یہ بتایا ہے کہ تمام کتبِ سماویہ میں صرف قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو مکمل دستور کا حکم رکھتی ہے۔ شروع میں مآخذ کی جو فہرست دی گئی ہے اس سے لائق مولف

کی محنت اور ان کی حسنِ استعداد و صلاحیتِ استنباط و اخذ کا پتہ چلتا ہے۔ زبان عام فہم اور اندازِ بیان دلچسپ اور سہل ہے۔ مصنف نے خود لکھا ہے کہ اس حصہ کو جلد دوم کی تمہید سمجھنا چاہئے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ دوسرا حصہ نفس موضوع بحث سے متعلق اہم مسائل و مباحث پر مشتمل ہوگا۔ اس کتاب کا مطالعہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے لئے فائدہ کا سبب ہوگا۔

اردو کا سب سے بڑا شاعر اور محسن | از مولانا عبدالصمد صارم سیوہاروی۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۴۲ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۸؍ پتہ مکتبہ ابراہیمیہ عابد روڈ۔ حیدر آباد دکن۔

اس کتاب میں مصنف نے اردو ادب کی تاریخ کے مسلمات کے خلاف یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شیخ مصحفی اردو زبان کے سب سے بڑے شاعر اور محسن تھے لیکن اسلوبِ استدلال اور طرزِ بحث نہایت خام اور تشنہ و ناکام ہے۔ اول تو مصنف نے اردو شاعری کے تمام ادوار میں سے صرف ایک دور کا انتخاب کر لیا ہے جو اردو زبان کی اصلاح اور اس کی تہذیب و ترتیب کا دور کہلاتا ہے اور جو شیخ مصحفی کا بھی عہد ہے۔ اس دور کا سابق دور سے مقابلہ کرنے کے بعد مصنف نے یہ کیا ہے کہ مصحفی کا مقابلہ ان کے مشہور ہم عصروں میر و سودا۔ اور جرأت و انشا سے کر کے ہر ایک کی خامیاں اور کوتاہیاں گنائی ہیں اور مصحفی کو ان تمام عیوب سے پاک و صاف قرار دیکر ان کی تمام معاصرین پر فضیلت ثابت کی ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ اس بحث میں بھی دوسرے تذکرہ نویسوں اور مقالہ نگاروں کی آرا اور ان کی عبارتوں کو معہ حوالہ کے پیش کردینے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ خود اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی ضرورت کم محسوس کی گئی ہے۔ اس بنا پر بحث کا یہ حصہ بھی کچھ زیادہ فنی نہیں ہونے پایا ہے اور اس سے تسلی بخش طور پر یہ ثابت نہیں ہو سکا ہے کہ مصحفی کو واقعی میر و سودا پر ترجیح حاصل ہے۔ اس طرح کے مباحث میں محض ادھر ادھر کی باتیں کرنے سے کام نہیں چلتا۔ ضرورت اس کی تھی کہ مصحفی اور میر و سودا کے قریب قریب ایک ہی مضمون کے اشعار کا انتخاب کیا جاتا اور پھر ان میں باہم فنی اصول پر موازنہ کیا جاتا۔ ایک دو شعر دل کے